میجر (آر) عبدالرحیم ثاقب

راوی: سپاہی کمال احمد

شہادت کا جذبہ شہید ہو کر بھی زندہ رہا۔

یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میں فوجی ملازمت سے ریٹائرڈ ہو کر گھر آیا تھا۔ میں فوج میں ڈرائیور تھا اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی مجھے ڈرائیوری کی ہی جگہ مل گئی تھی۔ میری بیوی کا انتقال ہو چکا تھا چند ماہ بعد ہی رشتہ داروں نے مل جل کر میری دوسری شادی کر دی۔ میں نے ایک گھر کرایہ پر لے لیا اور زندگی کے دن بسر کرنے لگے۔ ایک دن اچانک مجھے ایک خط موصول ہوا جو انگریزی میں لکھا ہوا تھا۔ محلے میں ایک انگریزی کے استاد سے وہ خط پڑھوایا۔ فوجی معاملہ تھا اور مجھے ایک ماہ کی "زبردست ٹریننگ" کیلئے سیالکوٹ بلایا گیا تھا۔ میں اپنی بیوی کو رشتہ داروں کے بل چھوڑ کر سیالکوٹ روانہ ہو گیا۔ پھر وہی فوجی گاڑیاں، وردی، صبح کی پریڈ اور وہی ماحول۔ اگلے دن صبح سے ہماری ٹریننگ شروع ہو گئی۔ سیالکوٹ شہر سے باہر ایک جگہ ہماری مشقیں ہوتی تھیں۔ ایک دن ہمیں اطلاع ملی کہ تین دن کیلئے ہمیں "نائٹ ٹریننگ" کیلئے بارڈر کی طرف جانا ہے۔ اگلے دن ہم وہاں پہنچ گئے ہر طرف ہرے بھرے کھیت تھے کیکر اور شیشم کے درختوں نے اس جگہ کو کافی دلکش بنا دیا تھا۔ ہمارے انچارج صوبیدار تھے ہم نے ان کے ساتھ مل کر ایک اچھی سی جگہ ڈھونڈی اور وہاں پر اپنا ٹینٹ لگوایا۔ میرے پاس جو گاڑی تھی اسے میں نے جھاڑیوں میں اچھی طرح چھپا دیا اور دور جا کر دیکھا کہ دشمن کی نظر اگر پڑے تو وہ پہچان نہ سکے کہ یہاں گاڑی چھپائی ہے یا نہیں۔ شام کو ہم نے لنگر سے کھانا لینا تھا اور پھر ہماری "نائٹ ٹریننگ" شروع ہونا تھی اور ہماری اس مشق کو اگلی صبح سورج طلوع ہونے سے قبل ختم ہونا تھا۔ پلاٹون کمانڈر کے حکم پر کبھی ہمیں "کرالنگ" (پیٹ کے بل رینگنا)، کبھی ہمیں ادھر ادھر بکھر جانے کو کہا جاتا، کبھی ایک قطار میں چلتے، ہم اپنی جگہ صبح تقریباً 4 بجے پہنچے۔ اس کے بعد حکم ملا کہ ہمیں اس جگہ 2 گھنٹے آرام کرنا ہے۔ جونہی ہم آرام کرنے کیلئے لیٹے باقی سب لوگ تو تقریباً سو گئے لیکن مجھے ایک بے چینی سی رہی میری کمر کے نیچے کوئی چیز لگاتار چبھتی رہی۔ میں سمجھا بیلٹ کا بکل ہو گا جو چبھ رہا ہے۔ دو تین دفعہ اسے ٹھیک بھی کیا لیکن وہ چیز لگاتار ابھی تک چبھ رہی تھی۔ میں نے نیچے ٹٹولنا شروع کر دیا اندھیرے کی وجہ سے میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا اور پھر میرا ہاتھ ایک سخت چیز سے ٹکرا گیا مجھے محسوس ہوا کہ وہ لوہے کی کوئی چیز ہے۔ اندھیرے کی وجہ سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ یہ کیا چیز ہے۔ دیا سلائی جلا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک زنگ آلود نالی ہے۔ میں نے وہاں سے زمین کو مزید کھودا اتنے میں مجھے سیکشن کمانڈر کی آواز نے چونکا دیا ہمیں دوبارہ وہیں حاضر ہونا تھا۔ میں نے سوچا وقت ملتے ہی دوبارہ اس جگہ کی کھدائی کروں گا۔ اللہ اللہ کر کے نماز عصر کے بعد ہمیں دوبارہ دو گھنٹے دیئے گئے تاکہ ہم آرام کر سکیں۔ میں موقع پا کر اسی جگہ پہنچا جگہ آسانی سے مل گئی۔ میں نے زمین کھودنے کیلئے اپنی رائفل سے سنگین اتار لیا اور زمین کو تیزی سے کھودنا شروع کر دیا۔ اب آہستہ آہستہ کھدائی کرتے ہوئے وہ رائفل مکمل طور پر نظر آنے لگی۔ میں نے چند انچ اور زمین کھودی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس رائفل کے دستے پر ایک انسانی ہاتھ کی انگلیاں ہیں جن کی گرفت میں وہ رائفل مضبوطی سے جکڑی ہوئی ہے۔ اس کے بعد مجھ سے مزید نہ کھودا گیا۔ میں وہاں سے دوڑتا ہوا اپنے افسران کے پاس پہنچا اور تمام کارروائی سنا دی۔ وہ سب میرے ساتھ اسی جگہ پہنچ گئے جہاں زمین کھودی گئی تھی۔

پلاٹون کمانڈر کے حکم پر پانچ سپاہی زمین کو ایک خاص انداز سے پھاوڑوں کی مدد سے آہستہ آہستہ کھود رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہم سب لوگ دنگ رہ گئے۔ ہمارے سامنے ایک سپاہی مکمل یونیفارم میں ہاتھوں میں اپنی 303 رائفل مضبوطی سے تھامے زمین میں گڑھا دفن تھا۔ ہم سب لوگ وہاں ایسی کیفیت میں کھڑے تھے جس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہم، تجسس، حیرت اور نہ جانے کن کن احساسات کا ملاپ تھا۔ ہم نے اس سپاہی کے جسد کو مورچے سے باہر نکالا۔ وہ جوان جو شہید ہو چکا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے ابھی تک سانس لیتا ہوا زندگی سے بھرپور کوئی فوجی

اب بھی وطن کی حفاظت کا مکمل جذبہ لئے ہوئے مستعد اور چوکنا ہو بیٹھا ہے۔ اس کے گلے میں موجود ہار کے پر اس کی بنائین اور نمبر سے معلوم ہوا کہ وہ 1965ء کی پاکستان اور بھارت کی جنگ کا شہید تھا۔ یہ واقعہ چونکہ ستمبر 65ء کی جنگ سے تقریباً

سال بعد کا ہے اس وقت کسی بھی جسم کا زمین میں دفن رہنے کے بعد اس طرح زندہ انسانوں کی طرح صحیح سالم ہونا ہی ہمارے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے بہت تھا۔ وہ شہید ہو چکا تھا لیکن اس کا جسم اور گوشت پوست بالکل ٹھیک حالت میں تھا۔ کمال کی حکمت تکمیل کی ویسی تھی اس کے سر کے بال، داڑھی اور بھنچا ہوا مضبوط جبڑا سب کچھ ایسے تھا جیسے اسے شہید ہوئے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ گزرے ہوں۔ اس کی آنکھیں ابھی تک چمک رہی تھیں۔ شائد وہ اب بھی دشمن کا منتظر ہو۔ اس کے ہاتھ سے اس کی رائفل کو کافی کوشش کے بعد جدا کیا گیا۔ جہاں جہاں اس جوان کے ہاتھ کی گرفت تھی وہاں پر لکڑی اسی طرح مضبوط تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے رائفل کے دستے پر اس جوان کے پسینے کی نمی اب تک موجود ہے۔ میں اس جوان کی شہادت کا سوچ سوچ کر اپنی ذات کو اتنا بلند محسوس کر رہا تھا کہ بتا نہیں سکتا میری آنکھوں سے آنسو لگاتار جاری تھے۔ اس شہید کے بوٹ تقریباً گل چکے تھے لیکن اس کی جراب جو سیلور رنگ کی تھی بالکل سلامت تھی۔ جو ایڑھی کے پاس سے تھوڑی سی پھٹی ہوئی تھی۔ اس میں سے اس شہید کی ایڑھی کی کھال نظر آتی تھی۔ بالکل زندہ سلامت اور صحت مند کھال اس کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ میں اس جوان کی اس ننگے پیر کی دھول بھی نہیں۔ اس جوان کی جرسی اور وردی کا رنگ صرف مٹی کی وجہ سے تھوڑا سا بدل گیا تھا۔ سینے پر زخم کے نشان تھے۔ وہاں خون کے دھبے سیاہ ہو چکے تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ اگر زخم کو تھوڑا سا چھیڑا تو خون بہہ نکلے گا۔

ہم سب لوگ نعرہ تکبیر کا ورد کرتے جاتے تھے اور قرآنی آیات بھی پڑھ رہے تھے۔ مکمل فوجی اعزاز کے ساتھ اس جوان کی تجہیز و تکفین غالباً اس کے گاؤں میں ہوئی۔ میں نے اور میرے تمام افسروں نے اس میں شرکت کی۔ میں نے شہید کو زندہ دیکھا ہے اور اللہ کے وعدے کو سچا پایا ہے۔ کہ اللہ کے اس شہید کی طرح مجھ پر بھی وہ عنایت ہو سکتی ہے کہ میں بھی سرخرو ہو جاؤں۔ یہی حسرت لئے میں ہر سال "رزروسٹ ٹریننگ" پر مختلف جگہوں پر جاتا ہوں اور سنگین سے زمین کھود تا رہتا ہوں کہ شاید میں اپنے کسی اور شہید بھائی سے مل سکوں اور اس کی نماز جنازہ پر زار و قطار عقیدت کے آنسو بہا سکوں۔ جس طرح اپنے پہلے والے بھائی کی شہادت پر ہم سب نے اپنے اللہ کے حضور اپنا اظہار عقیدت پیش کیا۔

● —— اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو وہ شوخی میں آ کر اور بھی گناہ کرتا ہے، سو اس کے لئے دوزخ کافی ہے اور البتہ وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ (سورہ البقرہ آیت ۲۰۶)

● —— اور اگر اللہ لوگوں کے اعمال پر گرفت کرتا تو سطح زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک وقتِ مقررہ تک ڈھیل دیتا ہے پس جب ان کا وقت مقرر آ جائے گا تو بیشک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔ (سورۂ فاطر آیت ۴۵) (خاموش مبلغ۔ ملتان)

آپ کے عطیات

محاسبہ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلس احرار اسلام کو دیجئے۔

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک = اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان۔